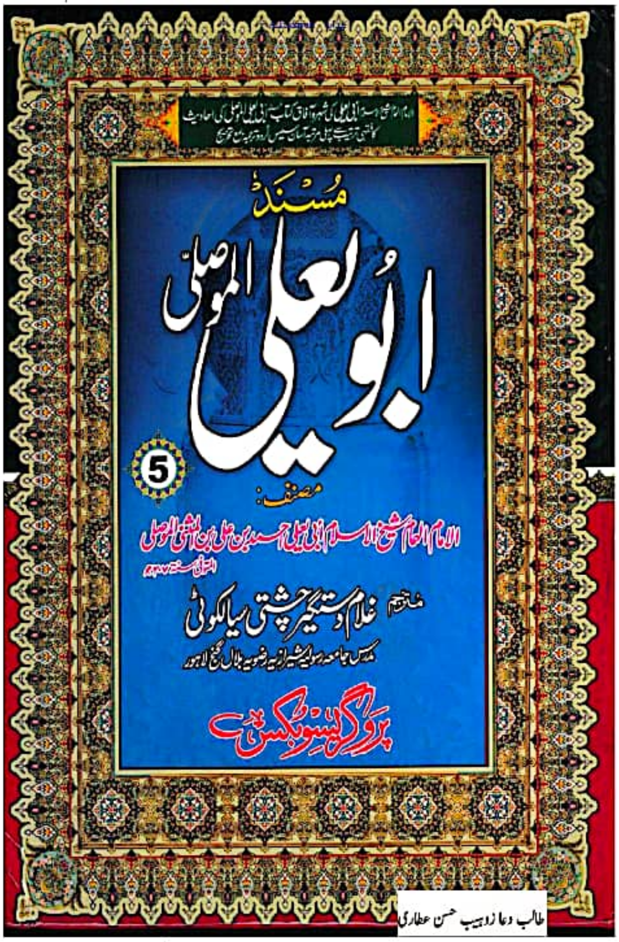
لَهُ



7324 - حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا، كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ، وَإِذَا خَبُثَ أَعْلَاهُ خَبُثَ أَسْفَلُهُ

7325 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْتُلُوهُ

7326 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ، مُغِيرَةَ، عَنِ ابْنَةِ هِشَامِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ - وَكَانَتْ تُمَرِّضُ عَمَّارًا - قَالَتْ: جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَمَّارٍ يَعُودُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مَنِيَّتَهُ بِأَيْدِينَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

حضرت ہشام بن ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس عیادت کرنے کے لیے آئے۔ جب ان کے پاس سے نکلے، عرض کی: اے اللہ! اس کی موت ہمارے ہاتھوں سے نہ کرنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

7327 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

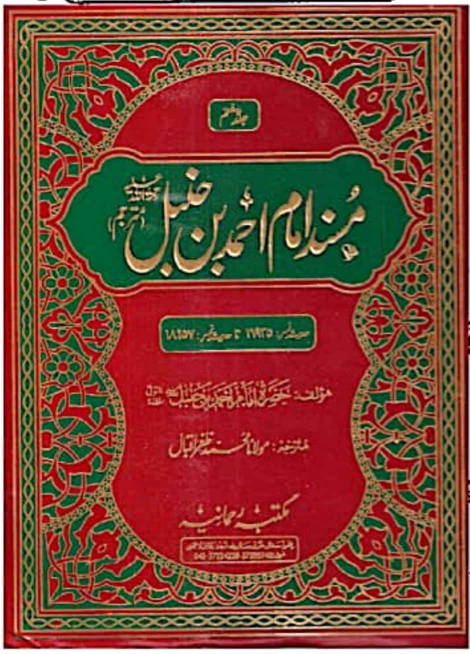
حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

7324- أخرجه أحمد جلد4صفحه94 قال: حدثنا على بن اسحاق .

7325- أخرجه أحمد جلد4صفحه93 قال: حدثنا عارم' قال: حدثنا أبو عوانة .

7326- أورده الهيثمي في مجمع الزوائد جلد9صفحه296 وقال: رواه أبو يعلى' والطبراني .

7327- أخرجه الطبراني في الكبير كما قال الهيثمي في مجمع الزوائد جلد1صفحه331 .



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(۱۷۹۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

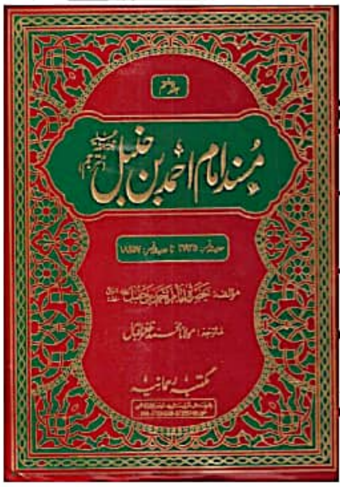
(۱۷۹۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ
الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
مَنَامِي أَتَتْنِي الْمَلَائِكَةُ فَحَمَلَتْ عَمُودَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ وِسَادَتِي فَ
تَقَعُ الْفِتَنُ بِالشَّامِ

(۱۷۹۲۸) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے
کچھ فرشتے آئے، انہوں نے میرے تکیے کے نیچے سے کتاب کا ستون اٹھایا اور
ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

(۱۷۹۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ وَكُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ عَنْ أَبِي غَادِيَةَ قَالَ قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُخْبِرَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ قَاتِلَهُ وَسَالِبَهُ فِي النَّارِ فَقِيلَ لِعَمْرٍو فَإِنَّكَ هُوَ ذَا تُقَاتِلُهُ قَالَ إِنَّمَا قَالَ قَاتِلَهُ وَسَالِبَهُ

(۱۷۹۲۹) ابوغادیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو قتل کرنے والا اور اس کا سامان چھیننے والا جہنم میں جائے گا، کسی نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھی تو ان سے جنگ ہی کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی علیہ السلام نے قاتل اور سامان چھیننے والے کے بارے فرمایا تھا (جنگ کرنے والے کے بارے نہیں فرمایا تھا)

(۱۷۹۳۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدٍ مَوْلَى حَبِيبِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنْ فِيهِ قَالَ لَمَّا انْصَرَفْنَا مِنْ الْأَحْزَابِ عَنْ الْخَنْدَقِ جَمَعْتُ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا يَرَوْنَ مَكَانِي وَيَسْمَعُونَ مِنِّي فَقُلْتُ لَهُمْ تَعْلَمُونَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَمْرَ مُحَمَّدٍ يَعْلُو الْأُمُورَ عُلُوًّا كَبِيرًا مُنْكَرًا وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَأْيًا فَمَا تَرَوْنَ فِيهِ قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ قَالَ رَأَيْتُ أَنْ نَلْحَقَ بِالنَّجَاشِيِّ فَنَكُونَ عِنْدَهُ فَإِنْ ظَهَرَ مُحَمَّدٌ عَلَى قَوْمِنَا كُنَّا عِنْدَ النَّجَاشِيِّ فَإِنَّا أَنْ نَكُونَ تَحْتَ يَدَيْهِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَنْ نَكُونَ تَحْتَ يَدَيْ مُحَمَّدٍ وَإِنْ ظَهَرَ قَوْمُنَا فَنَحْنُ مَنْ قَدْ عُرِفَ فَلَنْ يَأْتِيَنَا مِنْهُمْ إِلَّا خَيْرٌ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا الرَّأْيُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ فَاجْمَعُوا لَهُ مَا نُهْدِي لَهُ وَكَانَ أَحَبَّ مَا يُهْدَى إِلَيْهِ مِنْ أَرْضِنَا الْأَدَمُ فَجَمَعْنَا لَهُ أُدْمًا كَثِيرًا فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَعِنْدَهُ إِذْ جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَعَثَهُ إِلَيْهِ فِي شَأْنِ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ



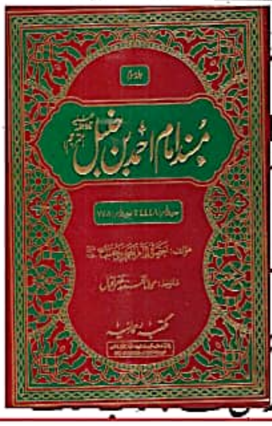
کرنے کے لئے حبشہ سے آ رہا ہوں۔

چنانچہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے
بیعت کی، پھر میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس شرط پر آپ سے بیعت کرتا ہ
معاف کر دیں، بعد کے گناہوں کا میں تذکرہ نہیں کرتا، نبی علیہ السلام نے فرمایا عمرو! بیعت کر لو، کیونک
ہے، اور اس طرح ہجرت بھی پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، چنانچہ میں نے بھی بیعت کر لی اور
ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے بعض با اعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ عث
انہوں نے بھی ان دونوں کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا تھا۔

(۱۷۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا يُرَجِّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا شَأْنُكَ قَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ دُحِضْتَ فِي بَوْلِكَ أَوَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا أَوْ قَالَ بَيْنَ سُيُوفِنَا [صححه الحاكم (۲/۱۵۵). قال شعيب: اسناده صحيح].

(۱۷۹۳۱) محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ''انا للہ'' پڑھتے ہوئے گھبرا کر اٹھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تو شہید ہو گئے، لیکن تمہاری یہ حالت؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم اپنے پیشاب میں گرتے، کیا ہم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے خود قتل کیا ہے، وہی انہیں لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے درمیان لا ڈالا۔

(۱۷۹۳۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ رَهْطِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَعَا أَعْرَابِيًّا إِلَى طَعَامٍ وَذَلِكَ بَعْدَ النَّحْرِ بِيَوْمٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ دَعَا رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمْرٌو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ



قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ تَدْرُونَ مَنْ الْمُؤْمِنُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُ...
الْمُؤْمِنُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ فَاجْتَنَبَهُ [انظر: ۷۰۱۷]

(۶۹۲۵) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم جانتے ہو کہ ''مسلم''
نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں؟ فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسر...
پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ''مؤمن'' کون ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی ز...
کی طرف سے دوسرے مؤمنین کی جان و مال محفوظ ہو اور اصل مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے اور...

(۶۹۲۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ إِنِّي لَأُسَايِرُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَمُعَاوِيَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لِعَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَعْنِي عَمَّارًا فَقَالَ عَمْرٌو لِمُعَاوِيَةَ اسْمَعْ مَا يَقُولُ هَذَا فَحَدَّثَهُ فَقَالَ أَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ مَنْ جَاءَ بِهِ. [راجع: ۶۴۹۹]

(۶۹۲۶) عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ (جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے فارغ ہو کر آ رہے تھے تو) میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے درمیان چل رہا تھا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد سے کہنے لگے میں نے نبی علیہ السلام کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اس کی بات سن رہے ہیں؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا ہم نے انہیں شہید کیا ہے؟ انہیں تو ان لوگوں نے ہی شہید کیا ہے جو انہیں لے کر آئے تھے۔

(۶۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي الضَّرِيرَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

(۶۹۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

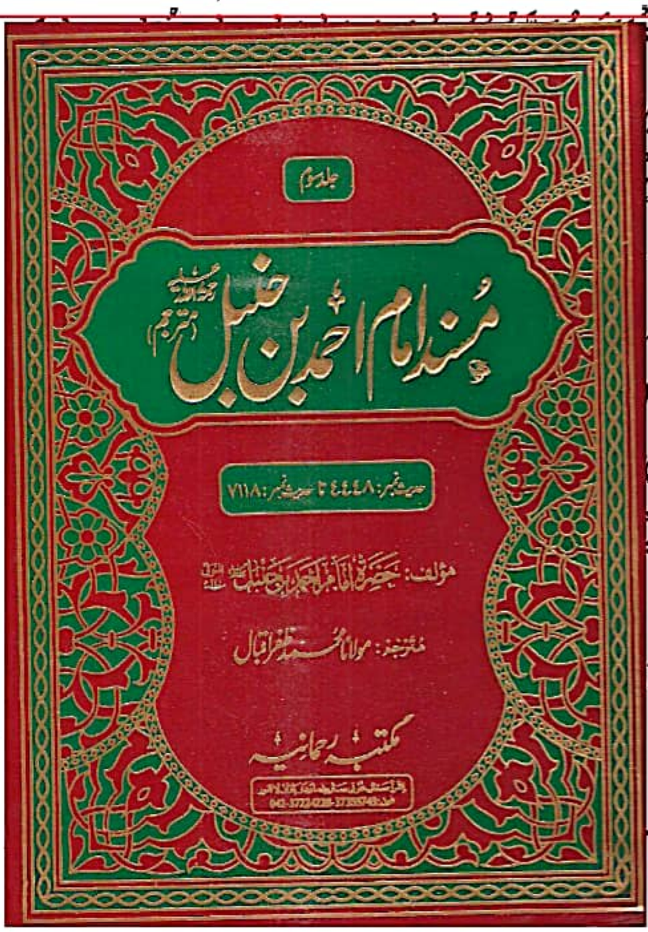
(۶۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ (ح) وَيَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ وَرَأَيْتُهُ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ. [راجع: ۶۶۲۷]

(۶۹۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو دوران سفر روزہ رکھتے ہوئے اور ناغہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ پا اور جوتی پہن کر بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر بھی پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے نبی علیہ السلام کو دائیں اور بائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۶۹۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

(٦٩٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْد اللَّهِ بْن أَحْمَد كَذَا قَالَ أَبِي يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ أَلَا تُغْنِي عَنَّا مَجْنُونَكَ يَا عَمْرُو فَمَا بَالُكَ مَعَنَا قَالَ إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا وَلَا تَعْصِهِ فَأَنَا مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ. [راجع: ٦٥٣٨].

(۶۹۲۹) حنظلہ بن خویلد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، دو آدمی ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ تمہیں چاہئے ایک دوسرے کو مبارکباد دو، کیونکہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر آپ ہمارے ساتھ کیا کر رہے ہو، اے عمرو! اپنے اس دیوانے سے ہمیں مستغنی کیوں نہیں کر دیتے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے نبی علیہ السلام کے سامنے میری شکایت کی تھی اور نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا زندگی بھر اپنے باپ کی اطاعت کرنا، اس کی نافرمانی نہ کرنا، اس لئے میں آپ کے ساتھ تو ہوں لیکن لڑائی میں شریک نہیں ہوتا۔

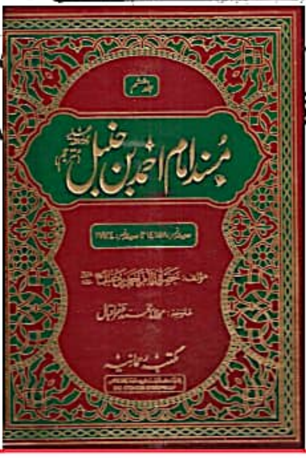


(٦٩٣٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا أَ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِ
يَنْبَغِي لِي أَنْ أَقُولَ فِي ذَلِكَ إِلَّا حَقًّا قَالَ مُحَمَّدُ بْ
فَأَكْتُبُهَا قَالَ نَعَمْ [انظر: ٧٠٢٠]. [صححه ابن خزيمة

(۶۹۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مر
سے جو باتیں سنتا ہوں، انہیں لکھ لیا کروں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہا
نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! کیونکہ میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں

(٦٩٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ (ح) وَعَ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ
عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا. [راجع: ٦٥١٣].

(۶۹۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام
یہ کافروں کا لباس ہے، اسے مت پہنا کرو۔



(۱٦٨١٧) حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ السُّلَمِيِّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَحَضَّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَذَكَرَهُ [راجع ما قبله]

(۱٦٨١٧) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيْثِ اَبِي الْغَادِيَةِ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالغادیہ رضی اللہ عنہ کی روایت

(۱٦٨١٨) حَدَّثَنَا عَبْد اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ كُنَّا بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو الْغَادِيَةِ اسْتَسْقَى مَاءً فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ مُفَضَّضٍ فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا شَكَّ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَإِذَا رَجُلٌ يَسُبُّ فُلَانًا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْكَ فِي كَتِيبَةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِهِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ قَالَ فَفَطِنْتُ إِلَى الْفُرْجَةِ فِي جُرُبَّانِ الدِّرْعِ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ وَأَيَّ يَدٍ كَفَتَاهُ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ وَقَدْ قَتَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ

(۱٦٨١٨) کلثوم بن جبر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ شہر واسط میں عبدالاعلیٰ عبداللہ بن عامر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران وہاں موجود ایک شخص ''جس کا نام ابوالغادیہ تھا'' نے پانی منگوایا، چنانچہ چاندی کے ایک برتن میں پانی لایا گیا لیکن انہوں نے وہ پانی پینے سے انکار کر دیا، اور نبی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے یہ حدیث ذکر کی کہ میرے پیچھے کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

اچانک ایک آدمی دوسرے کو برا بھلا کہنے لگا، میں نے کہا کہ خدا کی قسم! اگر اللہ نے لشکر میں مجھے تیرے اوپر قدرت عطاء فرمائی (تو تجھ سے حساب لوں گا) جنگ صفین کے موقع پر اتفاقاً میرا اس سے آمنا سامنا ہو گیا، اس نے زرہ پہن رکھی تھی، لیکن میں نے زرہ کی خالی جگہوں سے اسے شناخت کر لیا، چنانچہ میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے، تو میں نے افسوس سے کہا کہ یہ کون سے ہاتھ ہیں جو چاندی کے برتن میں پانی پینے پر ناگواری کا اظہار کر رہے ہیں جبکہ انہی ہاتھوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تھا۔

(۱٦٨١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي غَادِيَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ

میں حق پر ہوں اور تم باطل پر ہو، اس وقت ان سب نے مل کر ان پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر دیا، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کو شہید کیا، اور ایک موقف یہ ہے کہ ان کو عمر بن حارث رضی اللہ عنہ نے شہید کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں ماہ صفر ۳۷ ہجری میں شہید کیا گیا، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۹۳ برس تھی، ان کو صفین ہی میں دفن کیا گیا۔

5658- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنْتُ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الْاٰذِنُ هٰذَا اَبُو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اَدْخِلُوْهُ فَاَدْخَلَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ فَاِذَا رَجُلٌ طِوَالٌ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَلَمَّا قَعَدَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ مِنْ خِيَارِنَا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَفِي مَسْجِدِ قُبَاءَ اِذَا هُوَ يَقُوْلُ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَوْ وَجَدْتُ عَلَيْهِ اَعْوَانًا لَوَطِئْتُهُ حَتّٰى اَقْتُلَهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صِفِّيْنَ اَقْبَلَ يَمْشِي اَوَّلَ الْكَتِيْبَةِ رَاجِلًا حَتّٰى كَانَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ طَعَنَ رَجُلٌ بِالرُّمْحِ فَصَرَعَهُ فَانْكَفَا الْمِغْفَرُ عَنْهُ فَاَضْرِبُهُ فَاِذَا رَاْسُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ يَقُوْلُ مَوْلٰى لَنَا لَمْ اَرَ رَجُلًا اَبْيَنَ ضَلَالَةٍ مِنْهُ

✧✧ ربیعہ بن کلثوم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) میں واسط القصب میں عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر کے گھر تھا، اجازت لینے والے نے کہا: ابوغادیہ جہنی اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آئے، اس وقت انہوں نے تنگ کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ انتہائی دراز قد آدمی تھا، وہ تو اس امت کا فرد لگتا ہی نہیں تھا، جب اندر آ کر بیٹھ گیا تو کہنے لگا: ہم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سب سے معتبر اور نیک جانتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں مسجد قباء میں تھا وہ باتیں کر رہا تھا ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اللہ کی قسم! اگر کبھی مجھے اس پر غلبہ ملا تو میں اس کو روند ڈالوں گا، حتی کہ ان کو قتل کر ڈالوں گا، پھر جب جنگ صفین شروع ہوئی تو لشکر کی پہلی جماعت پیدل چلتے ہوئے آئی، یہاں تک کہ وہ صفین کے درمیان پہنچ گئے، ایک آدمی نے ان کو نیزہ مارا، جس کی وجہ سے وہ گر گئے، ان کا خود نیچے گرا، جب دیکھا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا سر تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے آقا کہا کرتے تھے کہ میں نے اُس آدمی سے زیادہ گمراہ کوئی شخص نہیں دیکھا

5659- اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ
الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَامَ عَمْرٌو فَزِعًا حَتّٰى دَخَلَ عَ
شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْ
وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَ
بَيْنَ رِمَاحِنَا، اَوْ قَالَ: سُيُوفِنَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ



ابو مروان سلمہ نے کہا کہ میں صفین میں لوگوں کے ساتھ موجود تھا' ہم لوگ کھڑے ہی تھے کہ یکا یک عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نکلے' آفتاب غروب ہونے کو تھا' وہ کہہ رہے تھے کہ رات کو اللہ کی طرف جانے والا کون ہے' پیاسا پانی کے پاس آتا ہے' جنت نیزوں کی دھاروں کے نیچے ہے' آج دوستوں نے ہمیں چھوڑ دیا' آج دوستوں نے محمدؐ اور ان کے گروہ کو چھوڑ دیا۔

لؤلوہ (ام حکم بنت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی) سے مروی ہے کہ اس روز' جس روز کہ عمار رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے' جھنڈا ہاشم ابن عتبہ اٹھائے ہوئے تھے اور اصحاب علی رضی اللہ عنہ نے اصحاب معاویہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا' عصر کا وقت ہو گیا' عمار ہاشم کے پیچھے سے قریب ہو کر ان کو آگے بڑھا رہے تھے' آفتاب غروب کے لیے جھک گیا تھا۔ عمار رضی اللہ عنہ کے پاس دودھ کا شربت تھا کہ آفتاب غروب ہو تو افطار کریں' جب آفتاب غروب ہو گیا اور انہوں نے دودھ کا شربت پی لیا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دنیا سے تمہارا آخری توشہ دودھ کا شربت ہو گا' پھر وہ آگے بڑھ کے لڑے اور قتل ہو گئے' اس وقت وہ چورانوے سال کے تھے۔

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے مروی ہے کہ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں موجود تھے' مگر تلوار میان سے نہ نکالتے' وہ صفین میں بھی موجود تھے' انہوں نے کہا کہ میں اس وقت تک ہرگز نہ شامل ہوں گا جب تک عمار رضی اللہ عنہ قتل نہ ہوں' میں دیکھوں گا کہ انہیں کون قتل کرتا ہے' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ انہیں باغی گروہ قتل کرے گا' عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو خزیمہ نے کہا کہ میرے لیے گمراہی ظاہر ہو گئی' آگے بڑھ کے لڑے اور قتل ہو گئے۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا قتل:

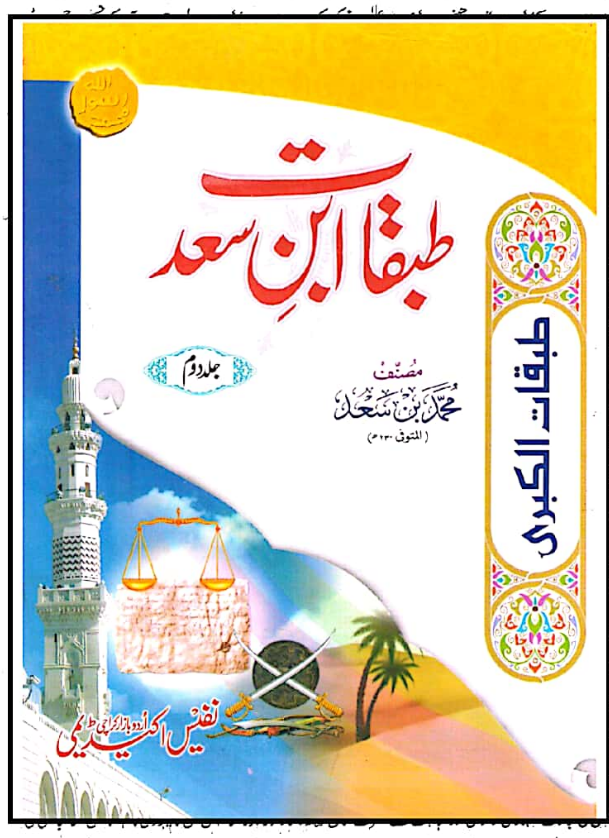
وہ شخص جس نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ابو غادیہ مزنی تھا' اس نے انہیں ایک نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے' اس روز وہ تخت رواں یا ہودے میں بیٹھ کے جنگ کر رہے تھے' ان کی عمر چورانوے سال تھی' جب وہ نیزے کے زخم سے گر پڑے تو ایک اور شخص ان پر ٹوٹ پڑا اور سر کاٹ لیا' دونوں جھگڑتے ہوئے آئے' ہر شخص کہتا تھا کہ میں نے انہیں قتل کیا ہے' عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ دونوں صرف دوزخ میں جھگڑ رہے ہیں (کہ دونوں میں سے کون دوزخی ہے)۔

ان کی زبان سے یہ بات معاویہ رضی اللہ عنہ نے سن لی' جب وہ دونوں واپس ہوئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے ایسا نہیں دیکھا کہ ایک قوم نے اپنی جانیں ہمارے لیے خرچ کیں' اور تم انہی سے کہتے ہو کہ تم لوگ دوزخ کے بارے میں جھگڑتے ہو (کون دوزخی ہے) عمرو نے کہا کہ بات تو واللہ یہی ہے' اسے تم بھی جانتے ہو' اور مجھے یہ پسند ہے کہ میں اس قسم کے واقعات سے بیس سال پہلے ہی مر جاتا۔

ابن عون سے مروی ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ اکانوے سال کی عمر میں قتل کیے گئے' ان کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر تھی' ان کی طرف تین آدمی متوجہ ہوئے' عقبہ بن عامر الجہنی عمر ابن حارث الخولانی اور شریک بن سلمہ المرادی' یہ تینوں اس وقت ان کے پاس پہنچے کہ وہ کہہ رہے تھے' اگر تم لوگ ہمیں مار کے سعفات ہجر تک پہنچا دو تو مجھے معلوم ہو گا کہ ہم حق پر ہیں اور تم باطل پر ہو' سب نے مل کر ان پر حملہ کیا اور قتل کر دیا۔

بعض لوگوں کا گمان ہے کہ عقبہ بن عامر ہی وہ شخص ہے جس نے عمار کو قتل کیا' اور یہ وہ شخص ہے جس کو انہوں نے عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کے حکم سے مارا تھا' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ شخص جس نے انہیں قتل کیا عمر بن الحارث الخولانی ہے۔

ربیعہ بن کلثوم بن جبر نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں واسط القصب میں عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن عامر



کے پاس تھا' میں نے کہا
چھوٹے کپڑے تھے' ذ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی'
یوم عقبہ (یعنی دسویں ذی
تک) تم پر اس طرح حر
کیا میں نے پہنچا دیا؟
پلٹ جانا کہ تم میں سے ا
رحمت خیال کرتے تھے'
یہودی' میں ادھر ادھر د
چاہے تو مجھے عمار پر قادر
درمیان تھے تو انہیں ایک
اتفاق سے عمار رضی اللہ عنہ کے
راوی نے کہا
پھر بھی عمار کو قتل کر دیا' اب
اس کے پاس مٹی کے پ
شیشے میں پانی پینے سے
ابی غادیہ سے
انہیں قتل کی دھمکی دی او
لگے تو کہا گیا کہ یہ عمار
اور گھٹنے میں نیزہ مارا ج

❶ نعثل ایک یہودی تھا
تحریف ہے۔

سِيَرُ أَعْلامِ النُّبَلاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثاني

حقق نصوصه، وخرّج أحاديثه، وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط

مؤسسة الرسالة

وكان والده نوفل ابن عم آمنة بنت

النبيُّ ﷺ . فلهذا أكرمه النبيُّ ﷺ ، و

وكان ولده المِسْوَر بن مَخْرَمة من

وعلمائهم .

١١٤ ـ أبو الغاد

من مُزينة . وقيل : من جُهينة .

من وجوه العرب ، وفرسان أهل ا

وله أحاديث مسندة . وروى له ا

حدث عنه : ابنُه سعد ، وكلثوم

مَعْدان ، والقاسمُ أبو عبد الرحمن .

قال البخاريُّ ، وغيره : له صحبة

روى حمَّادُ بنُ سلمة ، عن كلثوم بن جبر ، عن أبي غادية ، قال : سمعتُ عمَّاراً يشتمُ عُثمان ، فتوعدتُه بالقتل ، فرأيته يوم صِفِّين يحملُ على الناس ، فطعنتُه فقتلتُه . وأُخبِرَ عمرو بنُ العاص ، فقال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : « قاتِلُ عَمَّارٍ وسالِبُه في النَّار »(٢)

إسناده فيه انقطاع .

---

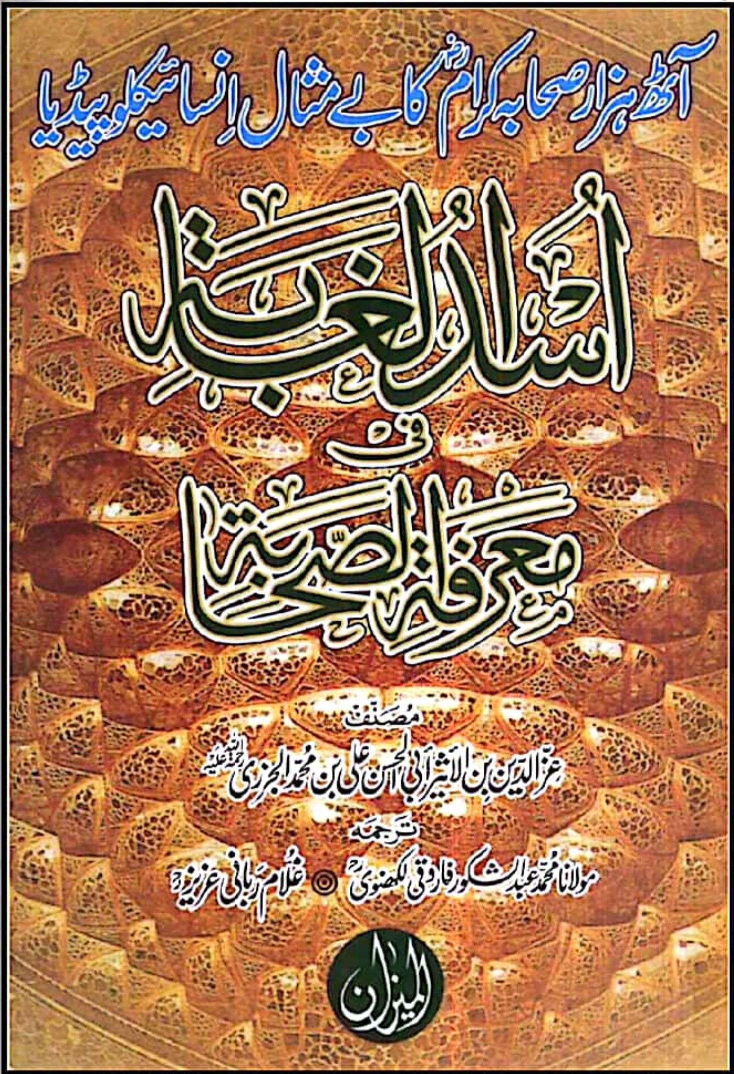
* مسند أحمد : ٤ / ٧٦ و٥ / ٦٨ ، التاريخ لابن معين : ٧١٩ ، طبقات خليفة : ١٢٠ ، المعارف : ٢٥٧ ، الاستيعاب : ٤ / ١٧٢٥ ، أسد الغابة : ٦ / ٢٣٧ ، تاريخ الإسلام : ٢ / ٢٥٤ ، الإصابة : ١١ / ٢٨٩ ، كنز العمال : ١٣ / ٦١٧ .

(١) انظر « المسند » ٤ / ٧٦ ، و ٥ / ٦٨ .

(٢) وانظر « المسند » ٤ / ٧٦ و ١٩٨ .

باب الغین

۶۱۴۰۔ حضرت ابوالغادیہ جہنیؓ



حضرت ابوالغادیہ جہنی۔ جہینہ بن زید بنو قضاعہ کے ایک
کی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بشار بن ازیہر یا مسلم
انہوں نے آپؐ کی زیارت کی جب لڑکے تھے خود ان سے
ہوئے۔ تو وہ اٹھتے لڑکے تھے۔ اور اپنی بکریاں چراتے تھے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے
انہوں نے ربیعہ بن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد سے ا
بیعت عقبہ کی صبح کو ہمیں ایک خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے مسلمانو
کہ آج کا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے (ذوا
ابوالغادیہ۔ حضرت عثمان کے حمایتوں میں تھے چنانچہ
تعارف قاتل عمار بن یاسر کہہ کر کراتے اور قتل کے بارے میں
کا اظہار ہوتا اور ان کی اس بات پر اہل علم کو تعجب ہوتا۔ وہ حض
آدمی کو قتل کر کے اس پر اتراتے۔ اللہ ہمیں اس شر سے بچائے

ابن ابی الدنیا نے محمد بن ابو معشر سے انہوں نے اپ
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔ حجاج نے دیکھ کر خوش آمدید کہا اور تخت پر اپنے پاس بٹھایا پوچھا کیا تم ہی نے حضرت ابن سمیہ کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا اور تفصیل بتائی۔ اس کے بعد حجاج نے شامیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ جو شخص تم میں سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو قیامت والے دن بڑا کشادہ دست ہے اسے اس آدمی کی زیارت کرنا چاہیے پھر ابوغادیہ نے اس سے کوئی درخواست کی جو اس نے نامنظور کر دی۔ ابوغادیہ کہنے لگے۔ ہم کوسوں کی منازل طے کر کے آتے ہیں۔ جب ان لوگوں سے کچھ مانگتے ہیں۔ تو یہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم قیامت کے دن بڑے کریم النفس ہو گے بخدا میں نے جس آدمی کو قتل کیا تھا۔ وہ احد پہاڑ کی طرح تھا اور اس کے دونوں ران کوہِ ورقان کی طرح تھے اور اس کا قبیلہ مدینے سے ربذہ تک تھا۔ یقیناً عمار قیامت کے دن عظیم الباع ہوگا بخدا! اگر تم تمام اہل ارض، عمار کے قتل میں ملوث ہوتے ہیں تو سب کا مقام جہنم ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب عمار کو قتل کیا تھا۔ وہ کوئی اور آدمی تھا۔ اور یہ قاتل مشہور ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الغین

۶۱۴۰۔ حضرت ابوالغادیہ جہنیؓ

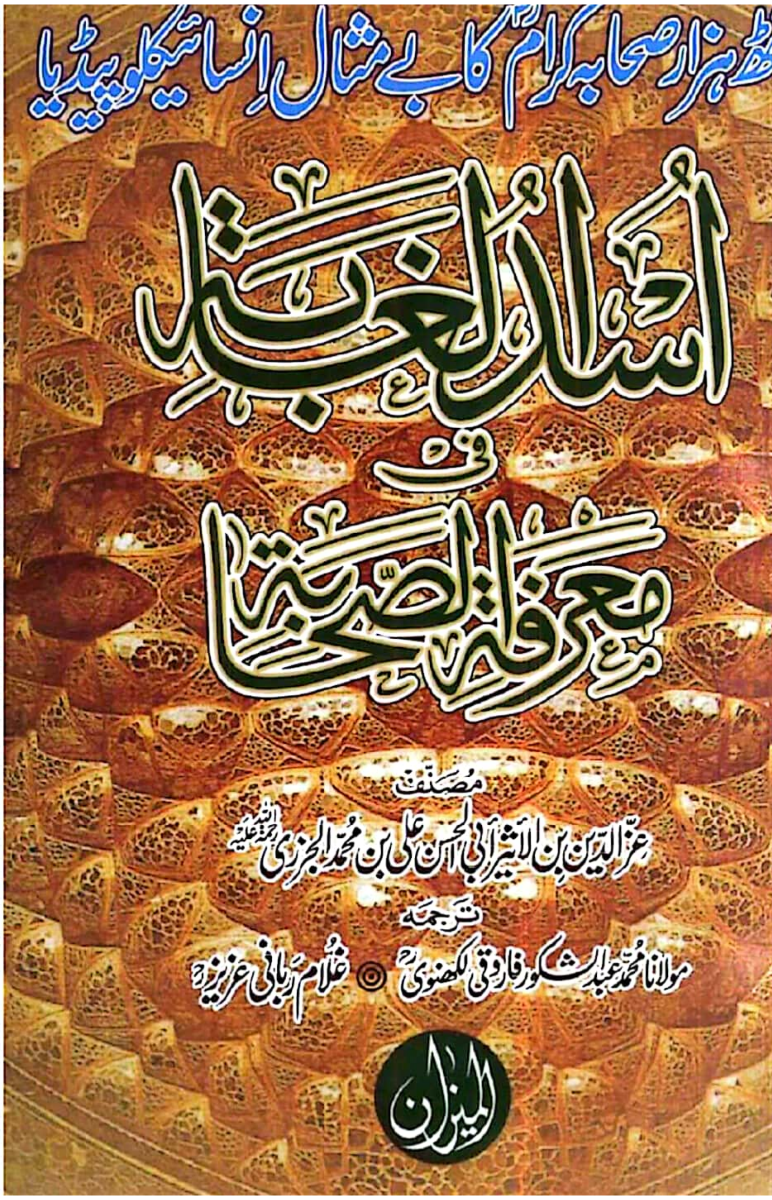
حضرت ابوالغادیہ جہنی۔ جہینہ بن زید بنو قضاعہ کے ایک ذیلی قبیلے کا نام ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ یشار بن ازیہر یا مسلم۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ پھر واسط چلے گئے تھے۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ انہوں نے آپؐ کی زیارت کی جب لڑکے تھے خود ان سے بھی یہی مروی ہے کہ جب وہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو وہ اٹھتے لڑکے تھے۔ اور اپنی بکریاں چراتے تھے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے انہوں نے ربیعہ بن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوغادیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کی صبح کو ہمیں ایک خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے مسلمانو! تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح حرام یا قابل احترام ہیں جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے (ذوالحج) میں۔

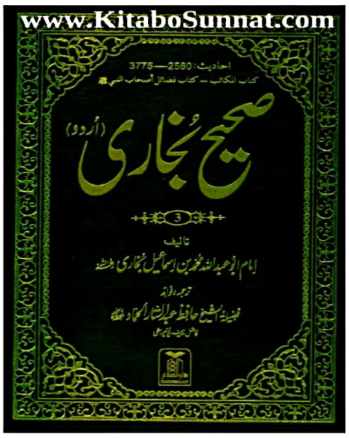
ابوالغادیہ۔ حضرت عثمان کے حمایتوں میں تھے چنانچہ جب امیر معاویہ سے ملنے جاتے۔ تو دربار میں اجازت کے لئے اپنا تعارف قاتل عمار بن یاسر کہہ کر کراتے اور قتل کے بارے میں پوچھا جاتا۔ تو تفصیل سے واقعہ بتاتے جس سے ان کی عدم مبالات کا اظہار ہوتا اور ان کی اس بات پر اہل علم کو تعجب ہوتا۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل کی نہی روایت کرتے اور پھر عمار جیسے آدمی کو قتل کر کے اس پر اتراتے۔ اللہ ہمیں اس شر سے بچائے۔

ابن ابی الدنیا نے محمد بن ابومعشر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ ہم حجاج کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔ حجاج نے دیکھ کر خوش آمدید کہا اور تخت پر اپنے پاس بٹھایا پوچھا کیا تم ہی نے حضرت ابن سمیہ کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا اور تفصیل بتائی۔ اس کے بعد حجاج نے شامیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ جو شخص تم میں سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو قیامت والے دن بڑا کشادہ دست ہے اسے اس آدمی کی زیارت کرنا چاہیے پھر ابوغادیہ نے اس سے کوئی درخواست کی جو اس نے نامنظور کر دی۔ ابوغادیہ کہنے لگے۔ ہم کوسوں کی منازل طے کر کے آتے ہیں۔ جب ان لوگوں سے کچھ مانگتے ہیں۔ تو یہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم قیامت کے دن بڑے کریم النفس ہو گے بخدا میں نے جس آدمی کو قتل کیا تھا۔ وہ احد پہاڑ کی طرح تھا اور اس کے دونوں ران کوہِ ورقان کی طرح تھے اور اس کا قبیلہ مدینے سے ربذہ تک تھا۔ یقیناً عمار قیامت کے دن عظیم الباع ہوگا بخدا! اگر تم تمام اہل ارض، عمار کے قتل میں ملوث ہوتے ہیں تو سب کا مقام جہنم ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب عمار کو قتل کیا تھا۔ وہ کوئی اور آدمی تھا۔ اور یہ قاتل مشہور ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔



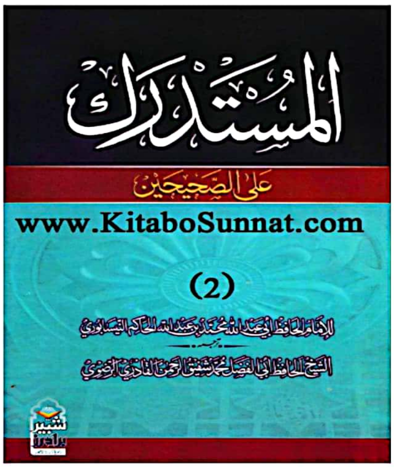
باغی گروہ
بخاری
2812



٢٨١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ: ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيَا وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ. وَقَالَ: «وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ». [راجع: ٤٤٧]

[2812] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عکرمہ اور اپنے صاحبزادے علی بن عبداللہ سے فرمایا کہ تم دونوں ابو سعید ؓ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو، چنانچہ وہ دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ (حضرت ابو سعید خدری) اور ان کے بھائی اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب انھوں نے ہمیں دیکھا تو تشریف لائے اور اپنی چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے، اس کے بعد فرمایا کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے جبکہ حضرت عمار بن یاسر ؓ دو، دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے۔ اچانک نبی ﷺ کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان کے سر سے غبار جھاڑتے ہوئے فرمایا: ''افسوس! عمار (ؓ) کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ عمار انھیں اللہ کی طرف دعوت دیں گے اور وہ انھیں آگ کی طرف بلائیں گے۔''

باغی گروہ
خوارج کا گروہ
مستدرک
2653



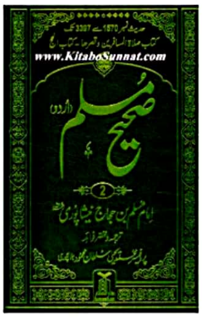
2653۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ لَهُ وَلابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْهُ حَدِيْثَهُ فِىْ شَاْنِ الْخَوَارِجِ، فَانْطَلَقَا فَاِذَا هُوَ فِىْ حَائِطٍ لَّهُ يُصْلِحُ، فَلَمَّا رَآنَا اَخَذَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ احْتَبٰى، ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى عَلا ذِكْرُهُ فِى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِهِ، وَيَقُوْلُ: يَا عَمَّارُ، اَلا تَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً كَمَا يَحْمِلُ اَصْحَابُكَ؟ قَالَ: اِنِّىْ اُرِيْدُ الْاَجْرَ عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَنْفُضُ وَيَقُوْلُ: وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، قَالَ: وَيَقُوْلُ عَمَّارٌ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت عکرمہ ؓ فرماتے ہیں: ابن عباس ؓ نے مجھے اور اپنے بیٹے علی سے کہا تم دونوں ابو سعید خدری ؓ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے خوارج کے متعلق کوئی حدیث سن کر آؤ۔ ہم دونوں چل دیئے، حضرت ابو سعید خدری ؓ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو اپنی چادر درست کر کے ہم سے باتیں کرنے لگ گئے حتی کہ مسجد کے متعلق بات چل نکلی، وہ کہنے لگے: ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے جبکہ عمار دو دو اینٹیں اٹھا رہے تھے، جب رسول اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے بولے: اے عمار! اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح تم بھی ایک ایک اینٹ کیوں نہیں اٹھا رہے؟ عمار نے جواباً کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر کا طلبگار ہوں۔ (ابو سعید) فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ (پھر ان کے سر سے) مٹی جھاڑنے لگ گئے اور فرمایا: اے عمار! افسوس ہے کہ تجھے ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔ ابو عمار بولے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

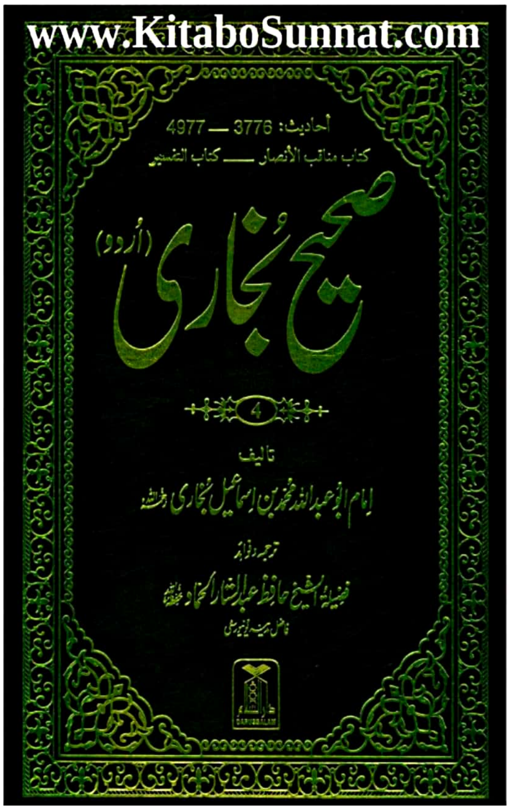
باغی گروہ
کی موجودگی
مسلم 2460



[٢٤٦٠] ١٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ».

[2460] داود نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں گروہ بندی کے وقت دین میں سے تیزی سے نکل جانے والا ایک فرقہ تیزی سے نکلے گا۔ ان کے قتل کی ذمہ داری دونوں جماعتوں میں سے حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی جماعت پوری کرے گی۔''

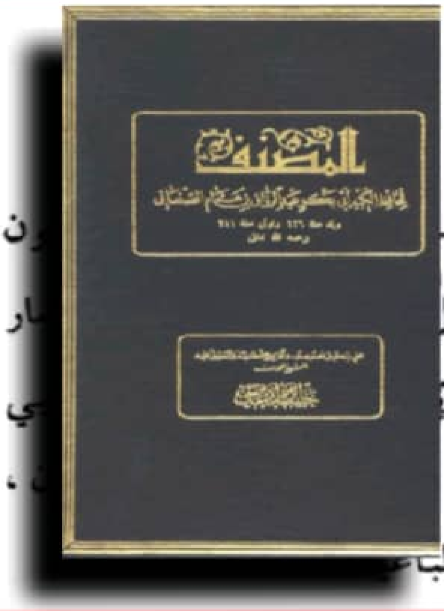
باغی گروہ
کی موجودگی
بخاری 4844



٤٨٤٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْلَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ - يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُشْرِكِينَ - وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا. فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ، وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: «بَلَى»، قَالَ: فَفِيمَ أُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ أَبَدًا». فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ، حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ أَبَدًا. فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ. [راجع: ٣١٨١]

[4844] حضرت حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابو وائل کی خدمت میں ایک مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا، انھوں نے کہا: ہم مقام صفین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ اس دوران میں ایک شخص نے کہا: آپ کا ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو کتاب اللہ کی طرف صلح کے لیے بلائے جاتے ہیں؟ حضرت علی ؓ نے فرمایا: ہاں ہم قرآنی فیصلے کے لیے تیار ہیں، (لیکن خوارج اس کے خلاف تھے۔) اس پر حضرت سہل بن حنیف ؓ نے فرمایا: تم اپنی رائے پر نظر ثانی کرو۔ ہم لوگ حدیبیہ کے مقام پر تھے ...... ان کی مراد صلح حدیبیہ تھی جو نبی ﷺ اور مشرکین کے درمیان طے پائی تھی...... اگر ہم مناسب سمجھتے تو ضرور جنگ کرتے۔ اتنے میں حضرت عمر ؓ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کیا کفار باطل پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارے شہداء جنت میں نہیں جائیں گے اور کیا کفار کے مقتولین جہنم کا ایندھن نہیں بنیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، یہ سب کچھ صحیح ہے۔'' حضرت عمر ؓ نے عرض کی: پھر میں اپنے دین کے معاملے میں اس قدر ذلت کا مظاہر کیوں کروں اور ہم کیوں واپس جائیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ابھی ہمارے درمیان کوئی فیصلہ نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی ضائع نہیں کرے گا۔'' یہ سن کر حضرت عمر ؓ (رسول اللہ ﷺ کے پاس سے) غصے کی حالت میں واپس آ گئے اور انھوں نے صبر و ثبات کا مظاہرہ نہ کیا، پھر حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور کہا: کیا ہم حق پر اور وہ (کفار مکہ) باطل پر نہیں؟ حضرت ابوبکر ؓ نے جواب دیا: اے ابن خطاب! یقیناً آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ پھر سورۂ فتح نازل ہوئی۔

یہاں الفاظ ہیں دحضت فی قولک۔(تم اپنی ہی بات میں پھسلتے ہو)



عن أبيه[1] عن أم سلمة قالت : لما كان النـ ... ون
المسجد جعل أصحاب النبي ﷺ يحمل كل ... مار
يحمل لبنتين ، عنه لبنةً وعن النبي ﷺ ... بي
ﷺ فمسح ظهره ، وقال : يا ابن سميّة ! ... ،
وآخر زادك شربة من لبن ، وتقتلك الفئة البا...

٢٠٤٢٧ – أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه أخبره قال : لما قُتل عمار ابن ياسر ، دخل عمرو بن حزم على عمرو بن العاص فقال : قُتل عمّار ، وقد سمعت رسول الله ﷺ يقول : تقتله الفئة الباغية ، فقام عمرو يرجع فزِعاً حتى دخل على معاوية ، فقال له معاوية : ما شأنك ؟ فقال : قُتل عمّار ، فقال له معاوية : قتل عمار فماذا ؟ قال عمرو : سمعت رسول الله ﷺ يقول : تقتله الفئة الباغية ، فقال له معاوية : دحضت في قولك[3] ، أنحن قتلناه ؟ إنما قتله عليٌّ وأصحابه ، جاءُوا به حتى ألقوه تحت رماحنا – أو قال : بين سيوفنا – [4] .

---

(١) كذا في « ص » وفي مسلم « عن أمه » وهو الصواب .

(٢) رواه مسلم من طريق شعبة عن خالد الحذاء عن الحسن وأخيه سعيد مختصراً ٢ : ٣٩٦ وجميع أجزاء الحديث مروى في أحاديث آخرين ، راجع الزوائد ٩: ٢٩٥ وما بعدها ، إلاّ قوله : « لبنة عنه ولبنة عن النبي ﷺ » فاني لم أقف عليه في حديث آخر إلى يومي هذا .

(٣) كذا في « ص » وفي الزوائد « في بولك» .

(٤) روى عبد الله بن الحارث بن نوفل نحوه . رواه الطبراني كما في الزوائد ٩: ٢٩٧ وأما عن محمد بن عمرو بن حزم فرواه أحمد في مسنده كما في الزوائد ٧: ٢٤٢ .